بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

توحید
اور
فرقہ بندی

تصنیف

فقیہِ عصر حضرتِ قبلہ مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ
آستانہ عالیہ محمد پورہ شریف، فیصل آباد

tablighulislam

PyaareNabiKiBaatain

تاثرات مناظر اسلام علامہ مولانا محمد سعید احمد اسعد

سلمہ، ربہ الصمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم .وعلی الہ و اصحابہ اجمعین. امابعد!

سیدی وابی فقیہ العصر حضرت علاّمہ مولانا ابوسعید مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ پر اللہ کریم کے بے شمار ان گنت احسانات ہیں۔ان میں سے ایک احسان یہ ہے کہ اللہ تعالے نے اباجی قبلہ کو ایسا دل عطا کیا ہے جس میں اللہ کریم کی یاد،اس کے محبوب کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کی بے پایاں محبت موجود ہے انہی نعمتوں کے ساتھ انہیں یہ بھی فکر رہتی ہے کہ کسی طرح مصطفیٰ کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی امت کا بھلا ہو جائے دین متین کی خدمت میں مشغول اعمال میں محنت اور کوشش سے مصروف کئی حضرات کے انجام پر کانپ جاتے ہیں۔کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ اعمال صالحہ کی قبولیت کا دارومدار ایمان یعنی عقیدہ صحیحہ پر ہے اگر عقیدہ،

ایمان ہی درست نہ ہوا تو کوئی عمل، کوئی محنت اور تبلیغ کارگر نہ ہوگی۔
اُمت کے بھلے کیلئے ابا جی قبلہ درس قرآن وسنت بھی ارشاد فرماتے ہیں
اور مختلف عنوانات پر نہایت سادہ اور دل نشین انداز میں کتب بھی
تحریر فرماتے ہیں۔ مجھے کئی دوستوں نے بیان کیا کہ
قبلہ حضرت صاحب کی تحریر دل پر اثر کرجاتی ہے۔ زیر نظر کتاب
''توحید اور فرقہ بندی'' بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے اسے
بغور پڑھیئے اور اسکے مطابق اپنا اپنا عقیدہ درست فرمائیے

محمد سعید احمد اسعد غفرلہ احد

۱۸ اگست ۲۰۰۷ء

تاثرات حامی دین حضرت علامہ مولانا عبدالستار صاحب

سعیدی زید شرفہٗ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم. امابعد!

غوّاص بحر طریقت ، سیاق غایات بادیہ شریعت ، یادگار اسلاف حضرت علاّمہ مولانا ابوسعید مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ ایک بلند پایہ محقق ، سریع القلم کثیر التصانیف بزرگ ہیں ۔ مختلف موضوعات پر آپ کی متعدد کتب منصۂ شہود پر جلوہ گر ہو چکی ہیں پیش نظر کتاب ''توحید اور فرقہ بندی'' بھی اسی سلسلہ مبارکہ کی ایک خوبصورت کڑی ہے اس میں مصنف مدظلہ العالی نے فرقہ بندی کے اسباب و محرکات حقیقیہ کی نشاندہی فرمائی اور اس کے سدباب کیلئے مؤثر علاج بھی تجویز فرمایا ہے ۔ بلا شبہ مفتی صاحب کی یہ مختصر تصنیف اپنے موضوع پر بے مثال تحقیق اور دور حاضر کی اعتقادی و عملی بے راہ روی کے ازالہ و دفیعہ کیلئے مضبوط و مؤثر کاوش ہے عوام و خواص کو اس کتاب کا مطالعہ کر کے اس سے ضرور رہنمائی کرنی چاہیے۔

حافظ عبدالستار سعیدی جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

تاثرات حضرت علامہ مولانا سرفراز نعیمی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

سابق مہتمم جامعہ نعیمیہ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی ونسلم علی رسولہ الکریم.وعلی الہ و اصحابہ اجمعین .امابعد !

عقیدہ کسی بھی مسلمان کیلئے بنیادی حیثیت کا حامل ہے۔عقیدہ ہی کی بنیاد پر مؤمن اور کافر میں تفریق کی جاتی ہے۔عیسائیوں میں تثلیث کا عقیدہ ،اور عیسیٰ علیہ السلام کو خدا تعالے کا بیٹا قرار دیا گیا ہے اور یہودیت میں حضرت عزیر علیہ السلام کو جب اللہ تعالے کا بیٹا قرار دیا گیا۔تو اس کی اساس ان کا عقیدہ تھا۔اور اسلام نے ان کے عقیدے کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔

یہ بات کفار بھی جانتے ہیں کہ جب تک مسلمانوں میں عقائد کی پختگی رہی ان پر غلبہ نہیں پایا جاسکا۔اور غیر محسوس طریقے سے مسلمانوں میں غلط اور باطل عقائد داخل کر کے آپس میں لڑا کر ملت اسلامیہ کو پارہ پارہ کیا اور مسلمانوں ہی میں سے ایسے افراد تلاش کر لئے گئے جنہوں نے اسلامی

عقائد کو اسلام کی روح سے مبرّا کر کے اپنے تئیں من گھڑت اور دلائل سے عاری عقائد پیش کرنے شروع کئے۔ حضرت فقیہ عصر ابو سعید مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے اپنے کتابچے ''توحید اور فرقہ بندی'' میں توحید سے متعلقہ ان کی من گھڑت تحریفات کا نہایت احسن اور علمی انداز سے جواب دیا ہے۔قارئین اس کتابچے کو پڑھ کر ان کے دلائل کے ضعف سے آگاہ ہوتے ہوئے صحیح اور حقیقی عقائد کی تعلیمات سے آگاہ ہوتے ہیں بارگاہ الٰہی میں دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس پیغام کو اُمت مسلمہ میں پہچانے کا ذریعہ بنائے تاکہ وہ ذہنی اور فکری انتشار سے محفوظ و مامون ہو جائیں۔

ڈاکٹر وعلامہ سرفراز نعیمی

مہتمم جامعہ نعیمیہ لاہور

تاثرات حضرت علامہ سید احمد علی شاہ صاحب سیفی مدظلہ العالی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی حبیبہ سید العالمین. وعلی الہ و اصحابہ اجمعین .اما بعد.

اس پُرفتن دور میں علماء حق اپنے فرائض منصبی بحسن وخوبی انجام دے رہے ہیں اور اہل حق کی حمایت اور اہل باطل کے ردّ میں مصروف ہیں جن میں جامع العلوم العقلیہ والنقلیہ ،المحدث الجلیل ، فقیہ العصر، حامی التوحید والسنۃ، ماحی الشرک والبدعۃ، مجاھد الملۃ، صاحب التالیفات الوافرۃ والکمالات الباھرۃ، المحب فی اللہ والمبغض للہ تعالی، پیر طریقت، رہبر شریعت حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امین صاحب دامت فیوضہم العالیہ ممتاز حیثیت کے حامل ہیں اور جنہوں نے عقائد حقہ کی بہترین خدمت اور عقائد باطلہ کا بھرپور دلائل سے ردّ کیا ہے اور دین حق کی بہت خدمت کی ہے ۔خصوصاًیہ کتاب ’’توحید اور فرقہ بندی‘‘ مسلمانوں کیلئے ایک عظیم الشان تحفہ ہے۔اور اس کتاب میں بدمذہبوں اور غلط عقائد کے لوگوں کی پرزور دلائل سے اور بہترین انداز سے تردید کی گئی ہے۔

اور یہ کتاب جامع و مانع اور مفید ہے مُنصف کیلئے نہ کہ متعصّب کیلئے۔ جس طرح حضرت مفتی صاحب نے دین اور مذہب نعمانی پر جو غیرت دینی کا مظاہرہ کیا ہے اگر کوئی جوان بھی اسی طرح کرتا تو کس طرح بے دینی، بے حیائی اور گمراہی ترقی کرتی۔ اور مفتی صاحب حقیقت میں دین اور مذہب کے سچّے غلام ہیں۔ اللہ تعالے ان کی سعی کو اپنے دربار میں قبول فرمائے۔ آمین

میں نے مفتی صاحب کی اس کتاب کو اوّل سے آخر تک دیکھا اور نظرِ عمیق سے مطالعہ کیا اور مسلک اھل سنت وجماعت کے عقائد کا ایک خاص مجموعہ اور خزانہ پایا اور سمجھا۔ میری دعا ہے کہ مولانا صاحب مصنفِ کتاب ھذا کی عمر میں اللہ تعالے بڑی برکتیں عطا فرمائے اور انکی مساعی جلیہ کو قبول فرمائے اور اس محنت کا عوض دونوں جہانوں میں عطا فرمائے اور آپ کی نسل میں بھی یہ قابلیت روز قیامت تک جاری رہے اور اس قسم کی ہزاروں اور لاکھوں کتابوں کے لکھنے کی توفیق اور موقع عطا فرمائے۔ اور مسلمانوں میں آپ کا یہ فیض جاری وساری فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم ۔(صلی اللہ علیہ وسلم)

مفتی صاحب کی کتاب ''توحیداور فرقہ بندی'' کی مثال اس طرح ہے۔

هذا كتاب لويباع بوزنه　　اومامن الخسران انک اخذ

ذهبالكان البائع مغبونا　　ذهبا وتترک جوهرا مكنونا

فقیر سید احمد علی شاہ سیفی

مہتمم جامعہ امام ربانی مجدد الف ثانی

بالمقابل شیل پیٹرول پمپ اورنگی ٹاؤن کراچی۔

MOB:0301-6669647PH:021-2218290

تاریخ ۲۸۔۰۷۔۲۰۰۷ء

بِسمِ اللّٰہ الرَّحمٰنِ الرَّحیم ط

الحمدُللّٰہ ربّ العَالَمین o والصّلاۃ و السّلام علےٰ حَبیبہٖ رحَمۃ للعَالِمین شفیع المذنبین o اکرم الاولین وَالآخرین وعلےٰ آلہٖ و اَصحابہٖ اجمعین. اما بعد!

اس بات سے ہر مسلمان کا دل دکھتا ہے کہ اسلام میں گروہ بندی اور فرقہ بازی کیوں ہے اور ہر ذی شعور یہ سمجھتا ہے کہ اس فرقہ بازی نے اسلام کی جڑوں کو کھوکھلا کر دیا ہے۔اس سے اغیار فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اس سے مسلمانوں میں انتشار و افتراق کی آگ بھڑک رہی ہے۔آخر اس کی وجہ کیا ہے یہ فرقہ بازی کیوں ہے؟اس کے اسباب ومحرکات کیا ہیں؟ لہٰذا جب تک اس کے اسباب ومحرکات کا کھوج نہ لگایا جائے اوران اسباب کو واضح نہ کیا جائے اس گروہ بندی کی خلیج کو پاٹنا مشکل کام ہے بلکہ یہ خلیج وسیع سے وسیع تر ہوتی جا رہی ہے اور ہوتی جائے گی لہٰذا غور وفکر کرنے سے عقلمند انسان بخوبی اس نتیجہ پر پہنچ جائے گا کہ اس فرقہ بندی کا سبب توحید کے مفہوم میں اختلاف ہے۔(اصل توحید میں اختلاف نہیں ہے)

توحید کی اہمیت

یہ بات اپنی جگہ مسلّم ہے کہ دین اسلام کی بنیاد ہی توحید پر ہے اور نظریۂ توحید کے بغیر سب بربریت ہی بربریت ہے

۱۔ قرآن مجید کا نزول توحید کی تبلیغ کیلئے ہے۔

۲۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار یا جتنے علمِ الٰہی میں کم وبیش نبی رسول تشریف لائے وہ بھی توحید کے پرچار کیلئے ہی مبعُوث ہوئے۔

۳۔ جنت جانے کا واحد راستہ توحید ہے۔

۴۔ دوزخ سے امن کا ذریعہ بھی توحید ہے۔

۵۔ مابہ الامتیاز یعنی مؤمن اور کافر کی پہچان بھی توحید سے ہے۔

۶۔ زمین وآسمان کا قیام بھی نظریۂ توحید سے ہے۔

ارشادِ ربانی ہے: **لو کان فیھما آلھۃ الا اللّٰہ لفسدتا**

الحاصل سب کچھ نظریہ توحید سے ہی ہے اور اس نظریہ توحید میں کسی کلمہ گو کا اختلاف نہیں۔ ہاں اختلاف ہے تو توحید کے مفہوم میں ہے۔ مفہوم کے اعتبار سے توحید کی دو قسمیں ہو گئیں۔

۱۔ ایک اللہ والوں کی یعنی نبیوں، ولیوں اور ملائکہ کرام کی توحید۔

۲۔ دوم خارجیوں کی توحید۔

اللہ والوں کی توحید

اللہ والوں یعنی نبیوں، ولیوں کی توحید یہ ہے کہ اللہ تعالے وحدہ لاشریک لہ ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں ہے نہ ذات میں نہ صفات میں نہ افعال میں، وہی مستحق عبادت ہے۔ اس کے سوا کسی کی بھی عبادت جائز نہیں ہے وہی سب کا خالق ہے وہی سب کا مالک ہے۔ اللّٰہ خالق کل شیئی اور لِلّٰہ مافی السمٰوٰت وما فی الارض اسی کی شان ہے

۱۔ وہ کسی کا محتاج نہیں اور ساری خدائی اس کی محتاج ہے۔ اللّٰہ الصّمد اسی پر دلیل ہے۔

۲۔ وہ جو چاہے کرے فعال لما یرید اسی کی شان ہے۔

۳۔ کوئی اس سے پوچھ نہیں سکتا وہ ہر کسی سے پوچھ سکتا ہے۔ لا یسئل عما یفعل وھم یسئلون. قرآن پاک کا اعلان ہے۔

وہ چاہے تو آن کی آن میں سارا جہان تباہ کردے۔

اوست سلطان ہرچہ خواہد آن کند عالمے را در دمے ویران کند

۴۔ نہ اس کی کوئی اولاد ہے نہ وہ کسی کی اولاد ہے۔

لم یلدولم یولد اسی کی شان ہے

۵۔ نہ اس کی کوئی مثال ہے نہ وہ کسی کی مثال ہے۔

لیس کمثله شیئی اسی کی شان عظمت نشان ہے۔

۶۔ نہ اس پر اونگھ کا گذر نہ اس پر نیند طاری ہو سکتی ہے۔

لاتاخذه سنة ولانوم اسی کو شایانِ شان ہے۔

۷۔ ذرّے سے لے کر عرشِ عُلیٰ تک سب اسی کے حکم کے پابند ہیں۔ ہر جگہ ہر آن اسی کا حکم جاری ہے۔

له ما فی السمٰوت و ما فی الارض. اور کل له قانتون۔ اس پر شاہد عدل ہے۔

وہ نہ کسی فرشتہ کا محتاج ہے نہ کسی نبی، ولی کا نہ کسی حکمران کا وہ کُن فرمائے سب کچھ ہو جائے۔

الحاصل توحید ہی سب کچھ ہے۔ لیکن اللہ وَحدہ لاشریک لہ نے اپنی منشاء

اور اپنے ارادے سے احکام جاری کرنے کیلئے وسائل واسباب پیدا کیے ہیں حالانکہ اس کی شان بے نیازی یہ ہے کہ کُن فرمائے سب کچھ ہو جائے اذا اراد شیاًان یقول له کن فیکون. اس کے باوجود اس نے ہر کام کیلئے اسباب پیدا فرما دیئے ہیں مثلاً رازق وہی ہے لیکن اس نے اپنی قدرتِ کاملہ سے رزق کے اسباب پیدا فرمائے ہیں۔

ان الله هو الرزاق ذوالقوة المتین.

شافی یعنی شفا دینے والا وہی ہے۔اذا مرضت فهو یشفین.

لیکن اس نے شفا کیلئے اسباب پیدا فرمائے ہیں۔دوائیوں اور جڑی بوٹیوں میں اسی نے شفا رکھی ہے اور ان دوائیوں اور بوٹیوں کو بھی اسی نے پیدا فرمایا ہے پھر ان کو استعمال کرنے کیلئے انسان کو علم بھی اسی نے عطا فرمایا ہے۔ یوں ہی آگ میں جلانے کی تاثیر اور پانی میں پیاس بجھانے کی تاثیر بھی اسی نے پیدا فرمائی ہے اور ان چیزوں کو وسائل اور اسباب بنایا۔

الحاصل اگر آگ جلاتی ہے تو یہ اسی کی قدرت کی مظہر ہے۔ پانی

پیاس بجھاتا ہے تو یہ بھی اسی کی قدرت کا مظہر ہے۔ چاند سورج اور ستارے مخلوق کیلئے فیض رساں ہیں تو یہ سب اسی کی قدرت کے مظاہر ہیں۔ یوں ہی اللہ تعالٰی کے پیارے نبی، ولی مخلوق کیلئے فیض رساں ہیں تو یہ بھی اس خالق و مالک اللہ جل جلالہ کی قدرت کے مظاہر ہیں۔

حدیث قدسی میں ہے کہ اللہ تعالےٰ کا بندہ نفلی عبادت سے اللہ تعالےٰ کا قرب حاصل کرتا ہے اور جب اسے قرب حاصل ہو جاتا ہے تو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے میں اس کی آنکھ بن جاتا ہوں، وہ دیکھتا ہے تو میرے ساتھ، میں اس کے کان بن جاتا ہوں وہ سنتا ہے تو میرے ساتھ، میں اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں وہ پکڑتا ہے تو میرے ساتھ۔ (الخ) ﴿صحیح بخاری﴾

رہی یہ بات کہ اللہ تعالےٰ کسی کی آنکھ، کان یا ہاتھ بن جائے اس کا کیا مطلب، حالانکہ اللہ تعالےٰ جسم وجسمانیات سے پاک ہے۔ اس اشکال کے حل کے لئے امام فخر الدین رازی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر کبیر میں فرمایا۔

اللہ تعالےٰ کے ولی کی آنکھ بننے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کے جلال کا نور ولی اللہ کی آنکھ میں سرایت کر جاتا ہے تو وہ ولی اس نور کی برکت سے قریب بھی دیکھ لیتا ہے اور دور بھی دیکھ لیتا ہے اور جب

اللہ تعالیٰ کے جلال کا نور ولی اللہ کے کان میں سرایت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا ولی قریب بھی سن لیتا ہے اور دور سے بھی سن لیتا ہے اور جب ولی اللہ کے ہاتھ میں اللہ تعالیٰ کے جلال کا نور سرایت کرتا ہے تو وہ قریب سے بھی پکڑ لیتا ہے اور دور سے بھی پکڑ لیتا ہے اور وہ آسانیوں میں بھی ہاتھ ڈال دیتا ہے اور مشکلات میں بھی۔ ﴿تفسیر کبیر﴾

اور اس درجہ کو فنا کا درجہ کہتے ہیں کہ ولی اللہ کی آنکھ، کان اور ہاتھ وغیرہ قدرت الٰہی کے مظہر بن جاتے ہیں یعنی آنکھ ولی اللہ کی اور قدرت اللہ تعالیٰ کی، کان ولی اللہ کا اور قدرت اللہ تعالیٰ کی، ہاتھ اللہ تعالیٰ کے ولی کا ہوتا ہے اور قدرت اللہ تعالیٰ کی ہوتی ہے۔

تمثیل

افہام و تفہیم کیلئے ایک مثال بیان کی جاتی ہے۔ لوہا ٹھنڈا ہے اور آگ گرم ہے۔ لوہا جلاتا نہیں آگ جلاتی ہے۔ لیکن اگر لوہے کا ٹکڑا آگ میں ڈال دیا جائے اور آگ پر پھونکا جائے جیسے کہ عام طور پر بھٹیوں میں کرتے ہیں تو آگ آہستہ آہستہ اس لوہے پر اپنا اثر ڈالتی ہے حتیٰ کہ

لوہے کا رنگ بھی آگ جیسا ہو جاتا ہے۔ پھر اس لوہے کو نکال کر لکڑی پر رکھو لکڑی کو جلائے گا۔ کپڑے پر رکھو کپڑے کو جلائے گا۔ اگر جسم پر رکھو جسم کو جلائے گا۔ یہاں سوال یہ ہے کہ لوہے کا کام تو جلانا نہیں یہ لوہا کیوں جلا رہا ہے۔ جواباً کہا جائے گا کہ لوہے نے فنا کا درجہ حاصل کر لیا ہے۔ لوہا فنا فی النار ہو کر وہی کام کر رہا ہے جو کام آگ کرتی ہے۔

بلا تشبیہہ حدیث قدسی کی رو سے جب بندہ فنا فی اللہ کا درجہ حاصل کر لیتا ہے تو بندے سے وہی کام سرزد ہوتے ہیں جو کام قدرت کرتی ہے۔ اسی لئے حضرت خواجہ ابو القاسم گرگانی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا:

ان الاسمآء التسعة والتسعين تصير اوصافاً للعبد السالک وهو بعد فى السلوک. ﴿تفسیر روح البیان ج۲ ص۴۲۰﴾

یعنی بندہ سالک اللہ تعالیٰ کی ۹۹ صفات کا مظہر بن جاتا ہے حالانکہ وہ ابھی سلوک کے راستے میں ہوتا ہے اور یہی وہ مرتبہ فناء ہے کہ سیّدنا عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام نے فرمایا: وابرئ الاکمه والابرص واحى الموتىٰ باذن الله . ﴿قرآن مجید﴾

یعنی اللہ تعالےٰ کے پیارے نبی عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:

اے لوگو! مادرزاد اندھوں کو میں درست کرتا ہوں، کوڑھوں کو میں اچھا کرتا ہوں۔ مُردوں کو میں زندہ کرتا ہوں مگر اللہ تعالےٰ کے اذن سے۔

ہاتھ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اور قدرت اللہ تعالیٰ کی تھی۔ یوں ہی حبیب خدا سیّد انبیاء علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام سارے جہانوں کیلئے فیض رساں ہیں ہر چھوٹے بڑے کیلئے رحمت ہیں تو یہ بھی اللہ تعالےٰ کی عطاوقدرت سے ہے۔

وماارسلنٰک الا رحمۃ للعالمین. اس پر شاہد عدل ہے۔

اسی آیت کریمہ کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت علامہ سیّد محمود آلوسی رحمتہ اللہ علیہ اپنی تفسیر روح المعانی میں فرماتے ہیں۔ **والذی اختارہ انہ ﷺ انما بعث رحمۃ لکل فرد فرد من العالمین ملائکتھم وانسھم وجنھم ولا فرق بین المؤمن والکافر من الانس وَالجن فی ذالک.** ﴿روح المعانی سورۃ الانبیاء﴾

یعنی میں کہتا ہوں کہ رسول اکرم ﷺ سب جہانوں کیلئے

﴿پہلوں، پچھلوں، مومنوں، کافروں، انسانوں، جنوں، فرشتوں﴾ کے ہر ہر فرد کیلئے رحمت بن کر تشریف لائے ہیں۔

نیز ولیوں کے ولی خواجہ محمد معصوم سرہندی قدس سرہ' فرماتے ہیں میں جب حج کرنے گیا اور مدینہ منورہ حاضر ہوا۔ روضہ مقدسہ مطہرہ منورہ پر حاضری دی تو یوں محسوس ہوا کہ وجود شریف حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم عرش سے فرش تک مرکز جمیع عالمیان ہے ہر چند کہ وہاب مطلق اللہ تعالیٰ ہے لیکن جس کسی کو فیض پہنچتا ہے وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے توسل سے پہنچتا ہے اور مہمات ملک وملکوت حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اہتمام سے انصرام پاتی ہیں۔

﴿مقامات امام ربانی ص ۱۱۲﴾

یہ ارشادِ عالی مندرجہ ذیل امور کی طرف رہنمائی کرتا ہے:

۱۔ ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم زندہ جاوید ابدی نبی ہیں۔

۲۔ وہ سارے جہانوں کے ہر ہر فرد کیلئے از عرش تا فرش ہر ہر ذرہ کیلئے مرکز اور رحمت ہیں۔

اس کی تفصیل دیکھنی ہو تو "ایک غلط فہمی کا ازالہ" کا مطالعہ کریں انشاء اللہ حق واضح ہو جائیگا۔

۳۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ تعالےٰ کی رحمتِ خاصہ اور رحمتِ عامہ کے مظہر اتم ہیں۔

۴۔ وہ سارے جہانوں کے مہتمم ہیں۔ انہی کے اہتمام سے کاروبارِ عالم چل رہا ہے۔ صلی اللہ علیہ و علےٰ آلہٖ واصحابہ وسلم.

یہی وجہ ہے کہ ہدایت کے ستارے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اپنی پریشانیوں میں مصیبتوں میں اور دکھ درد میں نبی اکرم رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دربار میں حاضر ہوتے رہے۔ قحط سالی ہو جاتی تو حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے شکایت کرتے تھے۔ کسی کی آنکھ نکل جاتی تو وہ رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دربار میں حاضر ہو جاتے کسی کی پنڈلی ٹوٹ جاتی تو وہ بھی انہی کے ہاں حاضر ہوتا جس کو اللہ تعالے نے رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا ہے۔

اگر کسی کا بچہ دیوانہ ہو جاتا تو وہ بھی انہیں کے دربار میں حاضر ہوتا اگر کسی کا بازو کٹ جاتا تو وہ بھی اسی دربار رحمت میں حاضر ہو جاتا اگر کسی کے جسم پر پھنسیاں نکل آتیں تو وہ بھی انہیں کے دربار حاضر ہوتا اگر کسی کے سر پر قرضہ چڑھ جاتا تو وہ بھی انہیں سے فریاد کرتا اگر کسی کو نسیان کا عارضہ لاحق ہو جاتا تو وہ بھی اسی دربار بے کس پناہ میں حاضر ہو جاتا اور سب کی

مشکلیں اسی دربار سے حل ہوتی تھیں۔

بخدا خدا کا یہی ہے در نہیں اور کوئی مفر مقر

جو وہاں سے ہو یہیں آ کے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

صحابہ کرام کا عقیدہ تھا کہ اسی ذات بابرکات کو اللہ تعالے وہاب مطلق نے سارے جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے اور اسی دربار سے رحمت حاصل کی جاسکتی ہے ان کے پاس اللہ تعالے ہی کی رحمت ہے یہ توحید نبیوں، ولیوں کی توحید ہے۔ یہ غوثوں، قطبوں کی صحابہ کرام کی توحید ہے اور اس اللہ والوں کی توحید میں اولیاء اللہ اور من دون اللہ میں واضح فرق ہے۔ (اللہ والوں کی توحید کا مآل وخلاصہ)

۱

بت وغیرہ اور ان کے پجاری من دون اللہ ہیں اور نبی، ولی اولیاء اللہ ہیں۔

۲

من دون اللہ، بت وغیرہ خدا تعالےٰ کے دشمن ہیں اور اولیاء اللہ،

خداتعالےٰ جل جلالہ کے پیارے ہیں۔

۳

من دون اللہ باطل معبودوں کو ماننے والا مشرک ہے اولیاء اللہ کو ماننے والا مومن ہے۔

۴

من دون اللہ اپنے ماننے والوں کو لے کر دوزخ جائیں گے

انکم وما تعبدون من دون اللّٰه حصب جهنم . ﴿قران پاک﴾

اور اولیاء اللہ اپنے ماننے والوں کو لے کر جنت جائیں گے۔

حدیث پاک میں ہے جس کے راوی سیّدنا انس صحابی ہیں ﴿رضی اللہ عنہ﴾

يصف اهل النار فيمربهم الرجل من اهل الجنة فيقول الرجل منهم يا فلان اتعرفنى اناالذى سقيتک شربة و يقول بعضهم انا الذى وهبت لک وضؤ فيشفع له فيدخله الجنة.

﴿ابن ماجہ مشکوٰۃ شریف﴾

یعنی کچھ لوگ جن کو جہنم جانے کا حکم ہو چکا ہو گا وہ صفیں باندھے

کھڑے ہوں گے تو ان کے پاس سے ایک ﴿اللہ تعالیٰ کا ولی﴾ جنتی گذر فرمائے گا۔اسے دیکھ کر ان جہنم والوں سے ایک بولے گا۔جناب آپ مجھے پہچانتے ہیں جناب میں وہ ہوں جس نے ایک دن آپ کو پانی پلایا تھا کوئی کہے گا جناب میں نے آپ کو ایک دن وضو کرایا تھا تو وہ اللہ تعالیٰ کا بندہ ان کی شفارش کر کے ان کو جنت میں داخل کرے گا معلوم ہوا کہ من دون اللہ اور ہیں اور اولیاء اللہ اور ہیں۔

۵

من دون اللہ (باطل معبودوں) کے ساتھ دشمنی کرنے والے کا ایمان مضبوط ہوتا ہے۔

ومن یکفر بالطاغوت ویؤمن باللّٰہ فقد اِستمسک بالعروۃ الوثقی لاانفصام لھا. ﴿قران مجید﴾

اور اولیاء اللہ کے ساتھ دشمنی کرنے والا اللہ تعالیٰ کا مبغوض ٹھہرتا ہے۔خدا تعالیٰ کا دشمن ہے۔

من عادی لی ولیا فقد آذنتہ بالحرب. ﴿بخاری شریف﴾

٦

من دون اللہ کو خدا تعالےٰ نے کچھ نہیں دیا اور اللہ تعالےٰ نے اپنے دوستوں ﴿نبیوں، ولیوں﴾ کو بہت کچھ دیا ہے۔ علم دیا اختیار دیا تصرف عطا فرمایا۔ صاحبِ تکوین بنایا۔ تفصیل کیلئے ''کتاب تعارف تقویت الایمان'' اور ''خلیفۃ اللہ'' پڑھیں اور ایمان مضبوط کریں۔

انشاءاللہ ان کے مطالعہ سے روز روشن کی طرح واضح ہو جائے گا کہ اللہ تعالے نے اولیاء کرام کو کیا کچھ عطا فرمایا ہے۔

٧

من دون اللہ باطل معبود تو ایک مکھی بھی نہیں بنا سکتے۔

لن یخلقوا ذباباً ولو اجتمعوا لہ. اور اللہ تعالےٰ کے دوست بڑے بڑے پرندے بناتے ہیں قرآن پاک میں ہے کہ سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:

واخلق لکم من الطین کھیئۃ الطیر فانفخ فیه فیکون طیرا باذن اللّٰہ.

۸

من دون اللہ تو ایک ذرہ نہیں اٹھا سکتے اور اولیاء اللہ کئی من وزنی تخت کو ملک سبا سے اٹھا کر ملک شام میں آنکھ جھپکنے سے پہلے سیّدنا سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں حاضر کر دیتے ہیں۔ انا اتیک به قبل ان یرتد الیک طرفک فلماراه مستقرا عنده قال هٰذا من فضلِ ربی. ﴿قران مجید﴾

۹

من دون اللہ باطل معبود ناکارے نکمّے ہیں وہ کچھ بھی نہیں کر سکتے اور اللہ تعالیٰ کے دوست تو مُردوں کو زندہ کر دیتے ہیں۔
واحی الموتی باذن اللّٰه. ﴿قران مجید﴾

۱۰

من دون اللہ کے ساتھ دوستی اور محبت کرنے کی قرآن مجید نے سخت مذمت کی ہے۔ والذین اتخذوامن دون اللّٰه اولیاء. اور اولیاء اللہ کے ساتھ دوستی اور محبت کرنے کی اللہ تعالےٰ نے تحسین فرمائی

ہے۔کہیں ارشاد ہے کہ ولیوں کے ساتھ دوستی کرنے والے اللہ تعالےٰ کی جماعت میں شامل ہیں۔ومن یتول اللّٰـہ ورسولہ والذین آمنوا فان حزب اللہ ھم الغالبون. ﴿قرآن مجید﴾

اور کہیں آقائے دو جہان ﷺ یوں دعا کرتے ہیں۔اللّٰھم اجعلنا ھادین مھتدین غیر ضآلین ولا مضلین سلما لاولیائک وعدوا لاعدائک. ﴿ترمذی شریف﴾

یا اللہ ہمیں ہدایت دینے والے اور ہدایت یافتہ بنا۔نہ ہم خود گمراہ ہوں نہ ہم دوسروں کو گمراہ کریں۔ہم تیرے ولیوں کے ساتھ دوستی کریں اور تیرے دشمنوں کے ساتھ دشمنی کریں۔تلک عشرۃ کاملۃ

الحاصل نبیوں، ولیوں کی توحید میں من دون اللہ اور اولیاء اللہ میں واضح فرق ہے جو کہ اظہر من الشّمس ہے۔اللہ تعالےٰ ہمیں اسی نظریہ توحید والوں میں سے کرے۔

وماذالک علی اللّٰہ بعزیز والحمد للّٰہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علٰے حبیبہ رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین و علی آلہ واصحابہٖ اجمعین.

خارجی نظریہ توحید

خارجی نظریہ توحید والے من دون اللہ اور اولیاء اللہ میں فرق نہیں کرتے اسی لئے وہ بتوں اور کافروں کے بارے میں نازل شدہ آیات مبارکہ کو اللہ تعالیٰ کے نبیوں اور ولیوں پر چسپاں کرتے ہیں اور تاثر دیتے ہیں کہ جیسے بت نکمّے ناکارے کچھ نہیں کر سکتے نفع نقصان نہیں دے سکتے اسی طرح نبی ولی بھی کچھ نہیں کر سکتے اور جیسے بتوں کو کوئی اختیار نہیں۔ یوں ہی نبیوں ولیوں کو کوئی اختیار نہیں چنانچہ صراحۃً لکھا اور شائع کیا جا رہا ہے کہ رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا اور یہ کہ جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔

جیسے خارجی نظریہ توحید میں بتوں کے لئے تصرف یا اختیار ماننے والا مشرک ہے جہنمی ہے یوں ہی نبیوں ولیوں کیلئے تصرف یا اختیار ماننے والا بھی مشرک اور جہنمی ہے خواہ اللہ تعالےٰ کی عطا سے ہی مانے۔

تقویۃ الایمان

اور یہ لوگ دیدہ دانستہ یعنی یہ جانتے ہوئے کہ بت نکمّے

ناکارے اور چیز ہیں اور اللہ تعالیٰ کے دوست ﴿ انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام ﴾ اور چیز ہیں جان بوجھ کر فرق ظاہر نہیں کرتے حالانکہ قرآن پاک نے بالکل فرق ظاہر کر دیا ہے جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔ اور یہ لوگ اس لئے فرق ظاہر نہیں کرتے کہ اگر وہ حق کو حق اور باطل کو باطل ظاہر کر دیں تو کوئی بھی ان کی پارٹی میں شامل نہ ہو۔ لہٰذا یہ لوگ صرف اور صرف اپنے باطل مذہب کو پھیلانے کے لئے ایسا کرتے ہیں کاش یہ لوگ فرق مراتب کریں اور خلقِ خدا کو گمراہی میں نہ دھکیلیں۔

فالیٰ اللہ المشتکی

اور چونکہ خارجی نظریہ توحید والے فرق مراتب نہ کرتے ہوئے بتوں اور کافروں کے حق میں نازل شدہ آیات قرآنیہ کو نبیوں اور ولیوں پر چسپاں کرتے ہیں اسی لئے سیّدنا عبداللہ بن عمر صحابی رضی اللہ تعالےٰ عنہما ایسے لوگوں کو بدترین مخلوق شمار کرتے تھے۔

چنانچہ صحیح بخاری میں ہے۔ وکان یراھم شرار خلق اللہ وقال

انھم انطلقوا الی آیات نزلت فی الکفار فجعلوھا

علے المومنین. ﴿صحیح بخاری جلد دوم باب قتل الخوارج﴾

یعنی سیّدنا عبداللہ بن عمر صحابی رضی اللہ تعالےٰ عنہما خارجیوں کو بدترین مخلوق شمار کرتے تھے اور فرماتے کہ یہ لوگ ان آیات کو لیتے ہیں جو کہ کافروں کے بارے میں نازل ہوئی ہیں اور ان کو اہل ایمان ﴿نبیوں، ولیوں﴾ پر چسپاں کرتے ہیں۔

اے میرے عزیز یہ ارشاد گرامی اس دور کے کسی فرقہ باز ملاں مولوی کا نہیں بلکہ ایک جلیل القدر صحابی کا ہے جو کہ مجتہد صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ پھر یہ کسی وعظ کی کتاب یا کسی غیر معتبر رسالے سے نہیں لیا گیا نہ ہی کسی پیشہ ور واعظ اور ملاں سے لیا گیا ہے بلکہ یہ حدیث پاک کی اس کتاب میں ہے جو کہ حدیث پاک کی طبقہ اولیٰ کی کتاب ہے اور جس کا مرتبہ کتاب اللہ یعنی قرآن مجید کے بعد سب سے اونچا یعنی صحیح بخاری ہے۔ اللہ تعالےٰ مان لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

اس ارشاد مبارک سے دو فائدے حاصل ہوئے ہیں ایک یہ کہ جو شخص قرآن کریم کی آیتیں پڑھ پڑھ کہے کہ نبی ولی کچھ نہیں کر سکتے۔ نہ

کسی کو نفع دے سکتے ہیں نہ نقصان اور یہ کہ نبی ولی کے اختیار میں کچھ نہیں۔ ایسا شخص اللہ والوں کی جماعت سے ہر گز نہیں بلکہ وہ بدترین اور شر پسند انسان ہے۔

دوسرا فائدہ یہ حاصل ہوا کہ ایسا شخص خواہ کتنا بڑا عالم فاضل ہو جائے ان گنت کتابوں کا مصنف بن جائے۔ وہ جگہ جگہ تبلیغ کرتا پھرے وہ اللہ والوں کی جماعت کے کسی ادنیٰ فرد کے برابر نہیں ہوسکتا کیونکہ سیّدنا ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے فرمادیا ہے **شرار خلق اللّٰہ** کہ ساری مخلوق سے بدتر ہیں۔

الحمد للہ رب العالمین ، سیّدنا عبداللہ بن عمر صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ہمیں ایک لائن دے دی ہے ہدایت کا راستہ بتا دیا ہے اور ایسا واضح راستہ بتایا کہ اس کی روشنی میں ایک معمولی پڑھا لکھا انسان بھی حق و باطل میں امتیاز کر سکتا ہے کہ کون اللہ والوں کی جماعت میں شامل ہے اور کون دوسری پارٹی کا فرد ہے۔

اپیل

الدین النصیحة کے جذبہ کے ماتحت مسلمان بھائیوں سے مودبانہ اپیل ہے کہ وہ خارجی نظریہ توحید کو چھوڑ کر اللہ والوں کی جماعت میں شامل ہو جائیں تو یہ فرقہ بندی، گروہ بندی خود بخود ختم ہو جائیگی ورنہ ناممکن ہے۔

ان ارید الا الاصلاح مااستطعت وماتوفیقی الاباللہ.

سوال

اگر کوئی سوال کرے کہ آپ نے خواہ مخواہ دو جماعتیں بنادی ہیں حالانکہ جتنے کلمہ گو ہیں وہ سب ایک ہی جماعت ہے سب موحد ہیں تو اس کے جواب میں عرض ہے کہ فقیر نے دو جماعتیں نہیں بنائیں بلکہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے کلمہ گو نمازیوں کی قرآن مجید میں دو جماعتیں بیان فرمائی ہیں۔ایک وہ جماعت جو اللہ تعالےٰ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ محبت کرتی ہے ادب و احترام کرتی ہے اللہ رسول جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمنوں اور بدخواہوں سے کسی قسم کی دوستی نہیں کرتی اس

جماعت کو اللہ تعالےٰ نے اپنی جماعت فرمایا ہے۔

اولئک حزب اللّٰہ. ﴿قران مجید﴾

یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی جماعت ہیں اور یہی کامیاب و کامران ہیں۔

دوسری جماعت بے ادبوں کی جماعت ہے جو اللہ رسول کے مقابلے میں غیروں سے دوستی گانٹھتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو شیطان کی جماعت قرار دیا۔

اولئک حزب الشیطان. یہ لوگ شیطان کی پارٹی ہیں۔

اب ذرا قرآن پاک سے دونوں جماعتوں کے متعلق جو بیان ہوا اس کو بھی پڑھ لیجئے۔

لاتجد قوماً یومنون باللّٰہ والیوم الآخر یوادون من حاد اللّٰہ ورسولہ ولو کانوا آبائھم او ابنائھم او اخوانھم او عشیرتھم. اولئک کتب فی قلوبھم الایمان وایدھم بروح منہ ویدخلھم جنات تجری من تحتھا الانھار. خالدین فیھا رضی اللّٰہ عنھم ورضوا عنہ اولئک حزب اللّٰہ الاان

حزب اللہ ھم المفلحون○

﴿قرآن مجید سورہ مجادلہ﴾

اے محبوب جن لوگوں کا اللہ تعالےٰ پر اور آخرت پر صحیح ایمان ہے ان میں سے آپ کوئی ایسی قوم نہ پائیں گے جو اللہ جل جلالہ و رسول ﷺ کے دشمنوں کے ساتھ محبت و دوستی کریں اگرچہ وہ اللہ رسول کے ساتھ دشمنی کرنے والے ان کے ماں باپ ہوں یا بیٹے بیٹیاں ہوں خواہ بھائی اور قبیلہ کنبہ والے ہوں یہ لوگ جو اللہ رسول کے بدخواہوں سے کسی قسم کی دوستی نہیں کرتے ان لوگوں کے دلوں میں اللہ تعالےٰ نے ایمان نقش کر دیا ہے اور انکی روح الامین کے ساتھ مدد فرماتا ہے اور ان کو ایسی جنتوں میں داخل فرمائیگا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اور وہ ان بہشتوں میں ہمیشہ رہیں گے ان سے اللہ تعالیٰ راضی اور وہ اللہ تعالےٰ سے راضی ہیں۔ یہ لوگ اللہ تعالےٰ کی جماعت ہیں۔ کان کھول کر سن لو کہ اللہ تعالےٰ کی جماعت ہی فلاح پائیگی۔

﴿سورۃ مجادلہ پارہ ۲۸﴾

اور دوسری جماعت جو کہ شیطان کی پارٹی ہے ان کے متعلق

فرمایا: استحوذ علیھم الشیطان فانساھم ذکر اللّٰہ اولئک حزب الشیطان الا ان حزب الشیطان ھم الخاسرون.

یعنی یہ جو اللہ رسول کے مقابلے میں غیروں سے دوستی اور تعلقات بناتے ہیں ان پر شیطان نے تسلط جما لیا ہے۔ اور ان کو اللہ تعالےٰ کا ذکر بھلا دیا ہے۔ کان کھول کر سن لو کہ یہ شیطان کی جماعت ہے اور بے شک شیطان کی جماعت ہی خسارے میں ہے۔ ﴿سورہ مجادلہ﴾

ان آیات مبارکہ سے روز روشن کی طرح واضح ہوا کہ کلمہ گو مسلمان کہلانے والے سب ایک نہیں ہیں بلکہ کچھ اللہ تعالےٰ کی جماعت میں شامل ہیں اور کچھ شیطان کی پارٹی میں شامل ہیں۔

اللہ تعالےٰ ہمیں اپنی پارٹی میں شامل رکھے۔ (آمین)

سوال

دوسری پارٹی کے علماء یہ پروپیگنڈہ کرتے ہیں کتابوں میں لکھتے ہیں کہ کارخانہ عالم میں تصرف صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کیلئے ہے

اللہ تعالیٰ کے سوا کسی نبی، ولی کیلئے تصرف ثابت کرنا شرک ہے خواہ اللہ تعالیٰ کی عطا سے مانے اس کے متعلق علمی بحثیں تو بہت سنی ہیں۔ہم چاہتے ہیں کہ آپ ہم کو مثال دیکر سمجھائیں تاکہ حق واضح ہو اور حق و باطل میں امتیاز حاصل ہو۔

جواب

ایک مثال بیان کی جاتی ہے جو کہ ادنیٰ انصاف پسند کے لئے حق و باطل کے درمیان فرق ظاہر کرنے کے لئے کافی ہوگی۔

مثال

ایک نواب جو کہ ایک ریاست کا مالک ہے اور وہ ریاست بہت سے گاؤں پر مشتمل ہے اس مالک نے اپنی ریاست میں مزارع بٹھائے ہوئے ہیں جو کہ کاشت کاری کرتے ہیں اور پھر ہر گاؤں کے لئے ان مزارعین پر ایک نگراں مقرر کیا ہوا ہے اور پھر اس مالک نے پوری ریاست کے لئے انتظام و انصرام کیلئے ایک نمائندہ ﴿ناظم اعلیٰ﴾ مقرر کیا ہوا ہے۔

اس ریاست کے مزارع اس ریاست میں تصرف کرتے ہیں۔ کھیتی

باڑی کرتے ہیں۔ہل چلاتے ہیں۔بیج ڈالتے ہیں پھر فصلوں کی نگرانی کرتے ہیں فصلوں کے پک جانے پر فصلوں کی کٹائی کرتے ہیں۔غلہ بھوسہ سنبھالتے ہیں ہر قسم کا تصرف کرتے ہیں۔تو باوجود ایسا تصرف کرنے کے کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ اس ریاست میں مالک کے ساتھ کوئی اور بھی شریک ہے ہرگز نہیں۔ بلکہ ہر کوئی سمجھتا ہے کہ مالک وہ ایک ہی ہے کوئی دوسرا اس میں شریک نہیں۔ہاں اگر وہ مالک کسی مزارع کو اسی طرح کے مالکانہ حقوق دے دے جیسے اس مالک کو حاصل ہیں۔خواہ ایک ایکڑ یا ایک کنال کے مالکانہ حقوق دے دے تو اب بلاشبہ کہا جائے گا کہ اس ریاست میں دو شریک ہیں۔لیکن جب تک کسی دوسرے کے لئے ذاتی ملکیّت نہ مانی جائیگی کوئی دوسرا شریک نہیں مانا جا سکتا اگرچہ تصرف مزارع ہی کرتے ہوں۔اسی طرح جب کسی نبی ،ولی ،غوث،قطب میں کوئی صفت ذاتی نہ مانی جائے شرک لازم نہ آئے گا۔اللہ صحیح سمجھ عطا کرے۔

پھر ان مزارعین کے اوپر گاؤں کے نمائندہ کا تصرف جاری ہے اور پھر ان سب کے اوپر پوری ریاست کے نمائندہ ﴿ناظم اعلیٰ﴾ کا تصرف جاری ہے۔لیکن مالک کے ساتھ کوئی دوسرا شریک نہیں مانا جاسکتا۔یوں ہی بلاتشبیہہ کارخانہ عالم میں اللہ تعالےٰ نے اپنے ولیوں کوتصرف عطا کیا ہوا ہے اوران کے اوپر غوث قطب مقرر کیے ہیں۔

یہ بات فقیر اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا بلکہ امام الاولیاء سیّدی علی ہجویری داتا گنج بخش لاہوری قدس سرہٗ نے اپنی کتاب کشف المحجوب میں بیان فرمائی ہے۔آپ فرماتے ہیں کچھ اللہ تعالےٰ کے ولی ہیں کہ ان کواللہ تعالےٰ نے ولایت خاصہ عطا فرمائی ہے اور وہ والیاں ملک وے اند۔ وہ اللہ تعالیٰ کے ملک کے والی منتظم ہیں نیز فرمایا۔ و مر ایشانرا والیاں عالم گردانیده۔یعنی اللہ تعالےٰ نے اپنے ان ولیوں کو کارخانہ عالم کا والی ﴿منتظم﴾ بنایا ہے۔

﴿کشف المحجوب فارسی ص۱۹۰،۱۹۱﴾

نیز غوثوں کے غوث قطب ربانی محبوب سبحانی غوث اعظم جیلانی قدس

سرہ نے فرمایا **قال اللہ تعالے فی بعض کتبہ یا ابن آدم انا اللہ الذی لا الہ الا انا اقول للشئی کن فیکون اطعنی اجعلک تقول للشئی کن فیکون.** (فتوح الغیب، مقالہ ۱۳)

یعنی اللہ تعالے جل جلالہ کا بعض کتابوں میں فرمان آچکا ہے۔ کہ اے بندے میں ہوں اللہ میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے میں جب کسی چیز کے متعلق کہتا ہوں ''کن'' یعنی ہو جا تو وہ اسی وقت ہو جاتی ہے۔

اے بندے تو میری اطاعت کر تو میں تجھے بھی ایسا کر دوں گا کہ تیری زبان سے ''کن'' نکلے تو وہ کام اسی وقت ہو جائیگا۔

نیز غوثوں کے غوث غوث اعظم جیلانی قدس سرہ نے فرمایا:

ثم یرد علیک التکوین فتکون بالاذن الصریح.

(فتوح الغیب)

یعنی اے بندے (تجھے سلوک کی منزلیں طے کرتے ہوئے) اللہ تعالے تجھے مرتبہ تکوین تصرف عطا کرے گا کہ تو اپنے صریح اذن سے تصرف کر سکے گا۔

تنبیہ

کتاب غنیۃ الطالبین کے متعلق اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ یہ کتاب غوث اعظم رضی اللہ تعالے عنہ کی تصنیف ہے بعض کہتے ہیں یہ کوئی اور بزرگ عبدالقادر ہیں لیکن فتوح الغیب میں کسی کا بھی اختلاف نہیں بلکہ سب کا اتفاق ہے کہ فتوح الغیب سیدنا غوث اعظم محبوب سبحانی قدس سرہٗ العزیز کی تصنیف ہے۔

الحمدللہ رب العالمین حق واضح ہوگیا کیونکہ کلام الامام امام الکلام کے طور پر سیدنا غوث اعظم جیلانی قدس سرہ نے جب ولیوں، غوثوں، قطبوں کیلئے تصرف ثابت کردیا تو اب وہی بدبخت انکار کریگا جو ولیوں کی جماعت سے نہیں ہے۔

نیز اولیاء کرام کے تصرف کے ثبوت کے لئے رسالہ "تعارف تقویۃ الایمان" اور "خلیفۃ اللہ" کا مطالعہ کریں اور انصاف کی نظر سے پڑھیں خالی الذہن ہوکر دیکھیں۔ انشاءاللہ تعالےٰ روزِ روشن کی طرح حق واضح ہوگا اور شکوک وشبہات دور ہوں گے۔

پھر اللہ کریم جل جلالہ نے ان ولیوں غوثوں قطبوں کے اوپر اپنے حبیب رحمتِ دوعالم ﷺ کو پورے جہان کا نگرانِ اعلیٰ اور مہتمم مقرر فرمایا ہے۔ان ہی کے تصرف سے کارخانہ عالم چل رہا ہے۔

صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ واصحابہٖ وسلم.

اب اس کے ساتھ سیّدی وسندی خواجہ محمد معصوم سرہندی قدس سرہ کا وہ ارشاد مبارک بھی پڑھ لیجئے جو کہ پیچھے مذکور ہوا کہ مہمات ملک و ملکوت حضور ﷺ کے اہتمام سے انصرام پاتی ہیں۔

الحاصل شرک حقیقتاً جبھی ہوگا کہ غیر اللہ کے لئے کوئی صفت ذاتی اور مستقل مانی جائے ورنہ نہیں اور یہ کہ اللہ تعالےٰ کسی کو علم یا تصرف یا اختیار اپنی طرف سے عطا کرے یہ ہرگز ہرگز شرک نہیں ہوسکتا۔اللہ تعالےٰ حق سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

سوال

یہ تسلیم کر لینے کے باوجود کہ ولی غوث اور قطب خصوصاً رحمتِ دوعالم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے جہان میں تصرف کی قوت عطا فرمائی ہے۔

کیا یہ ضروری ہے کہ ہم ان کی طرف رجوع کریں۔ کیا اللہ تعالیٰ نہیں دے سکتا حالانکہ وہ سمیع و بصیر ہے وہ حیّ و قیوم ہے نہ اس پر اونگھ نہ نیند کا گذر۔ تعالےٰ اللہ عن ذالک علوا کبیراً.

تو پھر ہم ماتحتوں اور نمائندوں کی طرف کیوں رجوع کریں۔

جواب

اگر مالک کی ہی یہ مرضی ہو کہ لوگ میرے پیاروں کے پاس جائیں تا کہ ان محبوبوں کی عزت افزائی ہو تو پھر ہم کیوں ان کے دربار حاضری نہ دیں حالانکہ مروی ہے۔ اذا اراداللّٰـہ بعبد خیراً صیرّ حوائج الناس الیہ. ﴿جامع صغیر ص ۱۷﴾

یعنی جب اللہ تعالےٰ اپنے کسی بندے کو نوازنا چاہتا ہے تو لوگوں کی حاجتیں اس کی طرف پھیر دیتا ہے لوگوں کی حاجتیں اس کے ہاتھ سے پوری ہوتی ہیں اور ان کے پاس جو کچھ بھی ہے وہ سب کا سب اللہ تعالےٰ کا عطا کیا ہوا ہے۔ یہ مسئلہ بھی مثال کے رنگ میں پیش کیا جاتا ہے تا کہ قارئین اچھی طرح سمجھ سکیں۔

مثال

ایک ریاست کا مالک اپنے کسی نمائندہ کو اعزازی طور پر ریاست کا ناظم مقرر کرے اور اعلان کردے کہ اگر کسی کو کوئی حاجت کوئی ضرورت درپیش ہو تو وہ ہمارے اس مقرر کردہ کی طرف رجوع کرے۔ اس اعلان کے مطابق ریاست کے مزارع اپنی ضروریات کے لئے ریاست کے ناظم کی طرف رجوع کرتے رہے۔ اگر کسی نے اپنے لڑکے یا لڑکی کی شادی کرنا ہو تو وہ ناظم کے پاس درخواست لے کر جاتا ہے۔ کہ جناب مجھے شادی کیلئے ایندھن کی ضرورت ہے ناظم لکھ دیتا ہے کہ تیرے کھیت کے کنارے فلاں خشک شدہ درخت ہے اس کو کاٹ لو۔ اور اپنی غرض پوری کرو۔ دوسرا آتا ہے کہ جناب میرے مکان کا شہتیر ٹوٹ گیا ہے مجھے شہتیر کی ضرورت ہے ناظم لکھ دیتا ہے کہ فلاں درخت کاٹ کر شہتیر بنالو۔ یوں ہی کام چلتے رہے لیکن ایک مزارع کو لکڑی کی ضرورت پیش آئے تو وہ ناظم کے پاس نہیں جاتا بلکہ وہ سیدھا مالک کے پاس پہنچ جاتا ہے اور کہتا ہے جناب مجھے ایک شہتیر کی ضرورت ہے آپ مجھے اتنی لکڑی دے

دیں۔ مالک پوچھتا ہے کہ کیا تو ناظم کے پاس گیا تھا؟ وہ کہے کہ جناب میں نے آپ کو مالک مانا ہے میں کسی اور کو ماننے والا نہیں ہوں بس میں تو آپ سے لکڑی لوں گا تو بتائیے وہ مالک سے مطلوبہ لکڑی حاصل کر لے گا؟ ہرگز نہیں بلکہ مالک اسے کہے گا اے ذلیل انسان تو میری ریاست کے انتظام کو خراب کرنا چاہتا ہے۔ جب میں نے ہی ناظم کو ریاست کا ناظم مقرر کیا ہے تو اس کا دینا میرا ہی دینا ہے اس کا حکم میرا ہی حکم ہے تو کون ہوتا ہے کہ میرے مقرر کردہ ناظم کو نہ مانے لہٰذا یا تو اس کے حکم کو مان یا میری ریاست سے نکل جا۔ فاخرج انک من الصاغرین.

دوسری مثال

جو کہ اس سے بھی واضح ہے وہ یہ کہ پاکستان کے سٹاک میں چینی جمع ہوتی ہے وہاں سے صوبوں اور پھر اضلاع میں جاتی ہے اور وہاں سے ڈپو ہولڈروں کو دی جاتی ہے۔ طریقہ کار یہ ہے کہ حکومت پاکستان، پاکستانیوں کے راشن کارڈ بناتی ہے اور اعلان کر دیا جاتا ہے کہ اپنے اپنے کوٹہ کی چینی اپنے اپنے علاقہ کے ڈپوؤں سے حاصل کریں۔

لوگ اپنے اپنے کوٹہ کی چینی حاصل کرتے ہیں۔لیکن ایک صاحب کندھے پر رومال ڈالے راشن کارڈ ہاتھ میں تھامے صدر پاکستان کے پاس پہنچ جائے اور کہے صدر صاحب! یہ دیکھو راشن کارڈ میری چینی ساڑھے پانچ کلو بنتی ہے لہٰذا مجھے میرے حصے کی چینی دے دو۔صدر صاحب پوچھیں تو کہاں سے آیا ہے؟ وہ جواب میں کہے جناب میں فیصل آباد سے آیا ہوں۔صدر صاحب اسے سمجھائیں کہ دیکھو تمہارے راشن کارڈ پر تمہارے علاقے کے ڈپو اور ڈپو ہولڈر کا نام لکھا ہوا ہے وہاں سے جا کر چینی وصول کر لو۔ڈپوؤں پر چینی حکومت پاکستان کی چینی ہے۔ وہ کہے، ناں جناب میں تو آپ کے سوا کسی کو نہیں مانتا۔میں تو صرف آپ سے ہی چینی لوں گا تو بتایئے کہ وہ صدر صاحب سے چینی حاصل کرے گا یا جیل کی ہوا کھائے گا۔یوں ہی بلا تشبیہ اللہ تعالیٰ نے رحمتوں کا مرکز ذاتِ مصطفٰے ﷺ کو بنایا ہے۔**وما ارسلناک الا رحمة للعالمین.** وہاں سے اللہ تعالیٰ کی رحمت بغداد شریف، اجمیر شریف، لاہور اور بخارہ شریف و سرہند شریف وغیرہ استانوں میں پہنچی

ہے پھر وہاں سے تونسہ شریف، سیال شریف، چورہ شریف، علی پور شریف، شرقپور شریف وغیرھا روحانی ڈپوؤں پر پہنچتی ہے اور ان روحانی ڈپوؤں سے عوام رحمتِ الٰہی حاصل کرتے ہیں۔ لٰہذا جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہم خدا تعالیٰ کے سوا کسی کو دینے والا نہیں مانتے وہ درحقیقت کارخانہ عالم کو خراب کرنا چاہتے ہیں بلکہ وہ شیطان کا پارٹ ادا کر رہے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا: **انی جاعل فی الارض خلیفة**[1] اور خلیفہ وہی ہوتا ہے جو مالک کا نائب ہو مالک کے احکام نافذ کرے چنانچہ جلالین میں ہے۔ **انی جاعل فی الارض خلیفةً یخلفنی فی تنفیذ احکامی فیها.**

اے فرشتو! میں زمین میں اپنا خلیفہ بنانا چاہتا ہوں جو زمین میں میرے حکم جاری کرے گا۔

تو جب شیطان نے اس کا انکار کیا تو اسے یہ پھٹکار پڑی کہ اے ملعون چل میرے دربار سے نکل تو بڑا ذلیل ہے۔ تیرے گلے میں

---

[1] خلیفہ کی خلافت سمجھنے کیلئے کتاب ”خلیفۃ اللہ“ کا مطالعہ کریں۔

قیامت تک لعنت کا طوق ہے۔

میرے عزیز اولیاء کرام کے پاس جو کچھ بھی ہے وہ اللہ تعالےٰ کی ہی عطا ہے جو کہ ان کو مصطفیٰ کریم رحمۃ للعالمین ﷺ کے وسیلہ سے ملی ہے۔لہٰذا ان سے روگردانی کرنا حقیقت میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لینا ہے جس کا انجام جہنم ہے اللہ تعالےٰ ہم سب کو اپنی ناراضگی اور غضب سے بچائے۔

آمین بجاہ حبیبہٖ الکریم شفیع المذنبین صلی اللّٰہ علیہ وسلم.

سوال

یہ تو آپ نے مثال دیکر سمجھا دیا ہے اور حق واضح ہو گیا لیکن قرآن مجید فرقان حمید کے اس فرمان کو کہاں لے جاؤ گے جس کو تم ہر نماز میں پڑھتے ہو۔ایّاک نعبدو ایّاک نستعین . یا اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔لہٰذا نماز میں تو تم لوگ اللہ تعالےٰ سے اس بات کا عہد کرتے ہو کہ یا اللہ ہم تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں لیکن نماز سے باہر آ کر تم اس عہد کو بھول جاتے ہو اور نبیوں، ولیوں

سے مدد مانگنا شروع کردیتے ہو۔ یہ کیا چکر ہے۔

جواب

میرے عزیز کوئی چکر نہیں ہے ہم جس بات کا عہد نماز میں کرتے ہیں۔ نماز کے بعد بھی اس پر قائم ہیں۔ ہر جگہ اللہ تعالےٰ سے ہی مدد مانگتے ہیں۔ وہی وہاب مطلق ہے۔ ہم انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام کو مظہر عون الہٰی یعنی اللہ تعالےٰ کی مدد اور نصرت کا وسیلہ اور ذریعہ مانتے ہیں۔ ہم کسی ولی کے پاس ولی کی رحمت لینے نہیں جاتے بلکہ ولی کے پاس اللہ تعالےٰ کی رحمت لینے جاتے ہیں۔ جیسے کہ ریڈیو اسٹیشن پر کوئی شخص اعلان کرتا ہے یا کوئی خبر دیتا ہے اور اس اعلان وغیرہ کو ریڈیو سیٹ کے وسیلہ سے سنا جاسکتا ہے اور کہنے والے کہتے ہیں آج ریڈیو نے یہ اعلان کیا، اور یہ خبر دی ہے۔ حالانکہ ریڈیو سیٹ کی اپنی کوئی خبر کوئی اعلان نہیں ہوتا بلکہ ریڈیو اسٹیشن پر بولنے والے کا اعلان ہوتا ہے یونہی بلا تشبیہ مدد اللہ تعالے کی ہوتی ہے جو کہ ان انبیاء کرام اور اولیاء عظام (علی نبینا و علیھم الصلاۃ والسلام) کے ذریعہ اور وسیلہ سے حاصل کی

جاسکتی ہے۔

تعیشوا فی کنافھم فان فیھم رحمتی. یعنی جو میرے ہو گئے تم ان کے دامن میں زندگی گذارو کیونکہ ان کے دامن میں ہی میری رحمت ہے اور ہم اللہ تعالےٰ کے پیارے نبی کے پاس نبی کی رحمت لینے نہیں جاتے بلکہ اللہ تعالےٰ کی رحمت لینے جاتے ہیں ان کو اللہ تعالےٰ نے ہی سارے جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

وما ارسلناک الا رحمته للعالمین. اس پر شاہد عدل ہے۔

نیز تفسیر روح البیان میں ہے۔

وھذا بخلاف التوجه الی روحانیة الانبیاء والاولیاء وان کانوا مخلوقین فان الاستمداد منھم والتوسل بھم والانتساب الیھم من حیث انھم مظاھر الحق لیس ذالک بشرک اصلاً بل ھو عین التوحید.

﴿جلد۳ص ۲۹۶﴾

یعنی نبیوں ولیوں کی روحانیت کی طرف متوجہ ہونا اگرچہ یہ

حضرات اللہ تعالےٰ کی ہی مخلوق ہیں ان سے مدد مانگنا ان کو وسیلہ بنانا ان کی طرف اپنے کو منسوب کرنا یہ جان کر کہ یہ مظہر عون الٰہی ہیں یہ ہرگز شرک نہیں بلکہ یہ عین توحید ہے۔ یہ ہے اللہ والوں کا نظریہ اور عقیدہ۔ پھر یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کریم ﷺ کو رحمتہ للعالمین بنایا تو ساتھ ہی راستہ بھی دکھا دیا کہ اے بندو ادھر ہی آ جاؤ۔

ولو انھم اذظلموا انفسھم جاؤک.

اے محبوب تیرے امتی اگر اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھیں تو وہ تیرے دربار حاضر ہو جائیں۔ یہ نہیں فرمایا کہ وہ میرے دربار آ جائیں بیت اللہ میں حاضر ہو جائیں یا کسی مسجد میں پہنچ جائیں۔ بلکہ فرمایا جاؤک تیرے دربار حاضری دیں۔

بخدا خدا کا یہی ہے در نہیں اور کوئی مفر مقر

اور یہی طریقہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم اجمعین کا تھا کہ جب کوئی پریشانی کوئی مصیبت آتی تو اس ذات گرامی کی خدمت میں حاضر ہو جاتے جس ذات والا صفات کو اللہ تعالے نے سارے جہانوں کیلئے رحمت بنا کر

بھیجا ہے۔

الحاصل اللہ والوں کی جماعت جو وعدہ نماز میں کرتی ہے نماز کے باہر بھی وہ اس پر قائم ہے نیز جو لوگ اللہ تعالےٰ کے نبیوں ولیوں کے پاس جا کر اللہ تعالےٰ کی رحمت حاصل کرنے کو شرک کہتے ہیں یہ ان کی سمجھ کا پھیر ہے کاش کہ وہ قرآن وحدیث کو صحیح طور سمجھتے اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو گمراہی میں نہ دھکیلتے۔فالی اللہ المشتکی.

ابو سعید غفرلہ

محمد پورہ فیصل آباد ۱۵ شعبان المعظم ۱۴۱۰ھ

انتباہ

یہودیوں کا نظریہ توحید

یہودیوں کا نظریہ یہ ہے کہ اللہ تعالے کے پاس سب کچھ ہے مگر وہ کسی کو دیتا کچھ نہیں چنانچہ قرآن پاک میں اللہ تعالے نے فرمایا:

وقالت الیھود ید اللہ مغلولۃ. (قرآن مجید۔سورہ مائدہ)

یعنی یہودی کہتے ہیں اللہ تعالے کے ہاتھ بند ہیں اللہ تعالے بخیل ہے کسی کو کچھ دیتا نہیں ہے لیکن اہل ایمان کا نظریہ ہے کہ اللہ تعالے کے پاس سب کچھ ہے اور وہ جسے چاہے اور جو چاہے عطا کرتا ہے۔ اللہ تعالے نے یہودیوں کے اس بیہودہ قول کے مقابلہ میں فرمایا: بل یداہ مبسوطتان ینفق کیف یشاءُ. یعنی یہ بات نہیں جو یہودی کہتے ہیں بلکہ اللہ تعالے کے دست کرم کھلے ہیں جسے چاہے جو چاہے عطا کرے کوئی اس کو روک نہیں سکتا، کوئی اس سے پوچھ نہیں سکتا، کہ کیوں دیا ہے وہ چاہے کسی کو حکیم بنادے۔ چاہے وہ کسی کو ڈاکٹر بنادے اور چاہے وہ کسی کو حاکم بنادے اور چاہے وہ کسی کو غوث بنادے وہ چاہے کسی کو داتا بنادے

وہ چاہے کسی کو گنج شکر بنا دے۔وہ چاہے کسی کو مشکل کشا بنا دے

کوئی اس سے پوچھ نہیں سکتا: لا یسئل عما یفعل وھم یسئلون.

(قرآن مجید)

یعنی اللہ تعالے جو کچھ بھی کرے کوئی اس سے پوچھنے کا حق نہیں رکھتا اور وہ ہر کسی سے پوچھ سکتا ہے۔

الحاصل اللہ تعالے جسے چاہے جو چاہے عطا کر دے یہ اس کی عطا ہے اور یہی اہل ایمان کا نظریہ ہے۔چنانچہ تفسیر روح المعانی میں ہے

بل یداہ مبسوطتان ینفق کیف یشاء فیفیض حسب الحکمة من انواع العلوم الظاھرة والباطنة علے من وجد اھلاً لذالک.

(روح المعانی۔سورہ مائدہ)

یعنی اللہ تعالے کے دست کرم کھلے ہیں وہ عطا کرتا ہے جو چاہے جسے چاہے لہذا وہ حسب حکمت ظاہری علوم بھی عطا کرتا ہے جن سے حکیم ،ڈاکٹر ،وزیر اور حاکم بنتے ہیں اور باطنی علوم عطا فرماتا ہے جن سے غوث ،قطب ،ابدال بنتے ہیں جس کو وہ ان علوم کا اہل دیکھتا ہے۔

نیز تفسیر ابن کثیر میں ہے: **بل یداہ مبسوطتان ینفق کیف یشاء**

ای بل ھو الواسع الفضل الجزیل العطاالذی ما من شی

الاعندنا خزائنہ. (تفسیر ابن کثیر، سورہ مائدہ)

یعنی اللہ تعالے کے دست کرم کھلے ہیں جسے چاہے جو چاہے عطا کرے کیونکہ اللہ تعالے وسیع فضل والا اور بہت زیادہ عطا کرنے والا ہے اللہ تعالے وہ ذات ہے کہ اس کے ہاں ہر چیز کے خزانے ہیں۔ اور اسی کے ساتھ یہ بھی پڑھ لو۔ **قل اللھم مالک الملک توتی الملک من تشاء و تنزع الملک ممن تشآء وتعزمن تشاء وتذل من تشآء بیدک الخیر انک علی کل شی قدیر.**

ان مندرجہ بالا عبارات سے روز روشن کی طرح عیاں ہوا کہ اللہ تعالے جسے چاہے ظاہری علوم عطا کر کے کسی کو ڈاکٹر کسی کو حکیم کسی کو گورنر کسی کو وزیر کسی کو بادشاہ بنا دے اور جسے چاہے باطنی علوم عطا کر کے کسی کو ولی کسی کو غوث کسی کو داتا گنج بخش کسی کو غریب نواز اور کسی کو مشکل کشا بنا دے یہ اس کا فضل ہے۔

ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشآء و اللہ ذو الفضل العظیم.

پھر یہ کہ قرآن پاک کی کسی آیت مبارکہ میں اور کسی حدیث پاک میں یہ نہیں کہ اللہ تعالے کسی کو غوث یا داتا یا غریب نواز یا مشکل کشا نہیں بنا سکتا۔

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہودی اور ان کے ہم عقیدہ لوگ اس اللہ تعالے کی باطنی عطا کا جس سے ولی غوث قطب ابدال بنتے ہیں اس کا وہ انکار کیوں کرتے ہیں اس کا جواب صاحب تفسیر روح المعانی علامہ سید محمود آلوسی رحمۃ اللہ علیہ نے یوں دیا:

وقال الیہود لحرمانھم من الاسرار التی لا یطلع علیھا (ید اللہ مغلولۃ)فلا یفیض غیرھا ما نحن فیہ من العلوم الظاھرۃ.

(تفسیر روح المعانی سورہ مائدہ)

یعنی یہودیوں نے اس لئے باطنی علوم کا (جن کے حامل ولی قطب غوث ابدال ہیں) انکار کیا کہ وہ خود باطنی علوم سے محروم تھے اس لئے انہوں نے یہ کہا کہ اللہ تعالے کسی کو وہ ظاہری علوم جو ہمارے پاس ہیں

اس کے سوا کسی کو باطنی علوم دیتا ہی نہیں یوں ہی ان یہودیوں کے ہمنوا وہم عقیدہ لوگ جن میں ولی قطب، غوث ہوتے ہی نہیں وہ بھی اسی بناء پر کہتے ہیں کہ اللہ کسی کو ولی قطب غوث داتا غریب نواز بناتا ہی نہیں کاش کہ ایسے لوگ باطنی علوم حاصل کر کے ولی، غوث قطب بنتے تو خود بھی گمراہی سے بچتے اور دوسروں کو بھی گمراہی میں نہ دھکیلتے۔

فالی اللہ المشتکی وھو نعم الوکیل

فقیر ابوسعید غفرلہٗ

اعلان

مندرجہ ذیل کتب: بی سی ٹاور سے حاصل کریں اور پڑھ کر اپنا ایمان مضبوط کریں۔

آب کوثر	جمالِ مصطفیٰ ﷺ	بے ادبی کا وبال	عشقِ مصطفیٰ ﷺ	نظر بد	دو جہاں کی نعمتیں
عذاب الٰہی کے محرکات	مستقبل	شفاعت	اُمت کی خیر خواہی	صراطِ مستقیم	
اسلام میں شراب کی حیثیت	فیضانِ نظر	عظمت نام مصطفیٰ ﷺ	عورت کا مقام	سنت مصطفیٰ ﷺ	
حقوق العباد	شیطان کے ہتھکنڈے	انتباہ	میلاد سید المرسلین ﷺ	شانِ محبوبی کے پھول	

درود پاک پریشانیوں کا علاج اور بخشش کا بہترین ذریعہ ہے

حضرت سیدنا ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم اگر میں اپنے ذکر و اذکار اور دعاء کا سارا وقت درود پاک پڑھنے میں ہی گزاروں تو کیسا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "اگر تو ایسا کر لے تو تیرے سارے کام سنور جائیں گے۔ اور تیرے سب گناہ بخش دیئے جائیں گے۔" (رواہ الترمذی)

دکھوں مصیبتوں اور پریشانیوں سے نجات اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فروغ کے لیے درود پاک کی کثرت کیجئے اور 12 ربیع الاول کی سہانی صبح اپنے کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں درود پاک کا گلدستہ پیش کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ درود پاک پڑھ کر ہمارے پاس جمع کروائیں۔

درود پاک جمع کروانے کے لیئے اس نمبر پر **SMS** کریں **0324-9101192**

یا ہماری ویب سائٹ کے ذریعے **Online** جمع کروائیے **www.tablighulislam.com**

ناشر **تحریک تبلیغ الاسلام (انٹرنیشنل)**

54 سیکنڈ فلور بی سی ٹاور
جناح کالونی فیصل آباد
فون: +92-41-2602292
www.tablighulislam.com